روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 15 نومبر 2014ء 21 محرم 1436 ہجری 15 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 258

بخل نہ کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔

اور اپنی مٹھی (بخل کے ساتھ) بھینچتے ہوئے گردن سے نہ لگا لے اور نہ ہی اسے پورے کا پورا کھول دے کہ اس کے نتیجہ میں تو ملامت زدہ (اور) حسرت زدہ ہوکر بیٹھ رہے۔ (بنی اسرائیل:30,27)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلۂ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالاؤ۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 499)

''یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 397)

نیکی بدی میں فرق کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''کسی ایک بدی یا بدیوں کا خاتمہ تبھی ہو سکتا ہے جب سب مل کر بھرپور کوشش کریں۔ ایک معاشرہ ہے، جماعت ہے پھر جماعت کا ہر فرد جو ہے وہ اس کے لئے کوشش کرے۔ اگر ہر کوئی اپنی تعریف کے مطابق نیکی اور بدی کرے گا تو پھر ایک شخص ایک بات کو بدی سمجھ رہا ہوگا یا بڑی بدی سمجھ رہا ہوگا تو دوسرا اس کو چھوٹی بدی سمجھ رہا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ تیسرا ان دونوں سے مختلف سوچ رکھتا ہو، تو پھر معاشرے سے بدیاں ختم نہیں ہو سکتیں۔ بدیاں تبھی ختم ہوں گی جب سب کی سوچ کا دھارا ایک طرف ہو، مثلاً (۔) کی اکثریت جو ہے وہ تمام گناہوں سے بدتر بلکہ شرک سے بھی بڑا (گناہ) سور کا گوشت کھانے کو سمجھتی ہے۔ ہر بدمعاش، چور، زانی لٹیرا یہ سب کام کرنے کے بعد اپنے آپ کو (۔) کہے گا، لیکن اگر کہو کہ سور کھا لو تو کہے گا میں (۔) ہوں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے، میں کس طرح سور کھا سکتا ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ (۔) میں مجموعی طور پر یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ سور کھانا گناہ ہے اور حرام ہے۔ اس معاشرہ میں رہنے اور پیدا ہونے اور پلنے اور بڑھنے کے باوجود یہاں کے جو (۔) ہیں۔ ان میں ننانوے اعشاریہ نو فیصد (۔) جو ہیں سور کے گوشت سے کراہت کرتے ہیں۔ پس یہ اس احساس کی وجہ سے ہے جو اجتماعی طور پر (۔) میں پیدا کیا گیا ہے''۔ (روزنامہ الفضل 28 جنوری 2014ء)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن حضور انور کا خطاب

30۔اگست 2014ء سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: 30۔اگست 2014ء بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی، لندن۔

س: دنیا میں اب تک کتنے ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

س: دوران سال کن دو ممالک میں احمدیت کا پودا لگا ہے؟

ج: فرمایا! نئے ممالک دو ہیں وہ بیلیز اور یوروگوئے ہیں۔ بیلیز سنٹرل امریکہ میں واقع ہے۔

س: دنیا بھر میں کتنی نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور کتنے نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا ہے؟

ج: فرمایا! اس سال دنیا میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 730 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 1 ہزار 60 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

س: دوران سال کتنی نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور کتنی بیوت الذکر بنی بنائی ملیں؟

ج: فرمایا! 204 بیوت الذکر کی تعمیر اور 382 بیوت جماعت کو عطا ہوئیں۔ ان کی مجموعی تعداد 586 ہے۔

س: دوران سال کن ممالک میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر تعمیر کی گئی؟

ج: فرمایا! جن ممالک میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر کی تعمیر ہوئی ہے ان میں روانڈا میں 2، آئرلینڈ میں 1 اور نیوزی لینڈ 1 ہے۔ برازیل اور جاپان میں نئی بیوت الذکر کا کام شروع ہو چکا ہے۔

س: دوران سال کتنے نئے مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے؟

ج: فرمایا! مشن ہاؤسز میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 184 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب کل 113 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز کی تعداد 2 ہزار 808 ہوگئی ہے۔

س: اب تک کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں؟

ج: فرمایا! اس سال قرآن کریم کا مکمل ترجمہ موری زبان میں طبع کرایا گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل تعداد 72 ہو چکی ہے۔

س: جماعت احمدیہ کے تراجم قرآن پر مختلف مکتبہ فکر کے احباب کے تبصرے بیان کریں؟

ج: فرمایا! (1) گنی کناکری کے منسٹر آف کمیونیکیشن اینڈ انفرمیشن نے قرآن کریم کے فرنچ ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ جب سے آپ کا ترجمہ شدہ قرآن کریم ملا ہے مجھے بہت آسانی ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ بہت واضح اور آسان فہم ہے۔

(2) فرانس کے مذہبی امور کے وزیر نے بہت تعریف کی اور کہا اس ترجمہ اور دوسرے تراجم میں ایک نمایاں فرق ہے نیز کہا کہ آپ لوگوں سے کوئی نہیں جیت سکتا۔

س: کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پر مختلف مکتبہ فکر کے احباب کے تبصرے بیان کریں؟

ج: فرمایا! آئیوری کوسٹ کے ایک نوجوان ہمارے بک سٹال پر آئے اور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ چند دن بعد آکر کہنے لگے یہ کتاب میں نے ساری پڑھ لی ہے۔ تحریر لاجواب ہے کسی عام آدمی کی لکھی ہوئی نہیں، میں نے آج تک اس جیسی بے مثال اور پر معارف کتاب نہیں دیکھی اس کا لکھنے والا ضرور کوئی غیر معمولی آدمی اور ولی اللہ ہے۔

مالی کے ایک جج صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی تو انہوں نے بتایا کہ جو باتیں اس کتاب میں بیان ہوئی ہیں وہی اصل دین حق ہے۔ زندگی میں انہوں نے ایسی عظیم کتاب نہیں دیکھی۔

س: کتب حضرت مسیح موعود کی مختلف زبانوں میں تراجم کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! دوران سال حضرت مسیح موعود کی عربی زبان میں شائع کی گئی کتب میں انجام آتھم، آئینہ کمالات اسلام، نور القرآن اور اربعین، انگریزی میں براہین احمدیہ حصہ سوئم، ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی، رشین میں پیغام صلح، بنگالی میں سبز اشتہار، جرمن میں ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی، مقدونین میں پیغام صلح، اردو میں مواہب الرحمان، مکتوبات احمد جلد سوئم، اتمام الحجۃ، اعجاز المسیح۔

س: فضل عمر، نور اور طاہر فاؤنڈیشن کی طرف سے دوران سال شائع ہونے والی کتب کی تفصیل درج کریں؟

ج: فرمایا! ☆ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے انوار العلوم کی جلد 24 ہیں۔ خطبات محمود کی جلد نمبر 26 تا 30 ہیں۔ ☆ نور فاؤنڈیشن کی طرف سے صحیح مسلم کی جلد نمبر 14 و 15۔ ☆ طاہر فاؤنڈیشن نے خطبات طاہر کی جلد 11، 12 طبع کی ہیں۔

س: دوران سال کتب، پمفلٹس، جرائد، فولڈرز کی اشاعت کی کیا تفصیل ہے؟

ج: فرمایا! اس سال 83 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 666 مختلف پمفلٹس اور فولڈر وغیرہ 43 زبانوں میں شائع ہوئے۔ ان کی مجموعی تعداد 61 لاکھ 92 ہزار بنتی ہے۔ دنیا بھر میں 28 زبانوں میں 143 جماعتی جرائد واخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

س: ریویو آف ریلیجنز کی بابت حضور انور کا فرمان درج کریں؟

ج: فرمایا! ریویو آف ریلیجنز جس کا آغاز حضرت مسیح موعود نے 1902ء میں فرمایا تھا اب یہ انڈیا، کینیڈا، یوکے سے پرنٹ ہوتا ہے۔ انگلش میں 13 ہزار سے زائد کاپیاں پرنٹ ہو کر دنیا کے 83 ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز کا سب سے بڑا خریدار انڈیا ہے 3500 ان کی تعداد ہے۔

س: حضور انور نے رسالہ ماہانہ موازنہ مذاہب کے بارہ میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! رسالہ موازنہ مذاہب یہ بھی بڑا اچھا رسالہ ہے۔ اور سید میر محمود ناصر اس کے ایڈیٹر ہیں۔ یہاں UK سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور اس میں اچھے علمی تحقیقی مضامین ہوتے ہیں۔

س: دوران سال وکالت اشاعت کی طرف سے دنیا کی کتنی مختلف زبانوں میں کتب بھجوائی گئیں؟

ج: فرمایا! دنیا کی 43 زبانوں میں 3 لاکھ 52 ہزار 561 سے زائد کتب جماعت کی ضروریات کیلئے بھجوائی گئیں۔ قادیان سے 50 ہزار سے زائد کی تعداد میں کتب مختلف ممالک میں بھجوائی گئیں۔

س: رقیم اور افریقن ممالک کے پریس کے ذریعہ سے چھپنے والی کتب اور رسائل کی تعداد کتنی ہے؟

س: فرمایا! رقیم پریس اور افریقن ممالک کے پریس کے ذریعہ چھپنے والی کتب اور رسائل کی تعداد 4 لاکھ 90 ہزار رہے۔

س: نمائشوں اور بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ سے کتنے افراد تک دین حق کا پیغام پہنچایا گیا؟

ج: فرمایا! اس سال 2235 نمائشوں کے ذریعہ 5 لاکھ 81 ہزار سے زائد افراد، 11 ہزار 47 بک سٹالز اور 226 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ 80 لاکھ سے اوپر افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

س: دوران سال کتنے اخبارات میں جماعتی مضامین اور آرٹیکل شائع ہوئے اور کتنے لیف لیٹس تقسیم ہوئے؟

ج: فرمایا! مجموعی طور پر 1550 اخبارات نے 3826 جماعتی مضامین آرٹیکل اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد 55 کروڑ 14 لاکھ 65 ہزار بنتی ہے۔ مجموعی طور پر 13 لاکھ 40 ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ سپین کے 97 شہروں میں 3 لاکھ سے زائد پمفلٹس تقسیم ہوئے۔

س: عربی ڈیسک کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کی کتنی کتب کے تراجم شائع ہوئے؟

ج: فرمایا! عربی ڈیسک کے ذریعہ سے پانچ کتب کے تراجم بھجوائے جا چکے ہیں۔ روحانی خزائن جلد نمبر 5، 11، نور القرآن ہر دو حصص، اربعین احمد الہدیٰ وغیرہ شائع ہوئی ہیں۔ خطبہ الہامیہ، مواہب الرحمان، سر الخلافہ یہ سب تیار ہو چکی ہیں۔

س: MTA کے پروگرام الحوار المباشر کو دیکھنے کے بعد ایک پادری کے تأثرات بیان کریں؟

ج: فرمایا! ایک پادری صاحب کہنے لگے کہ کاش آپ اپنے خلیفہ صاحب کو یہ بتائیں کہ بہت سے لوگ آپ کی تائید کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ چرچ مادی اور روحانی دونوں لحاظ سے مفلس ہو چکا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ کی تائید فرمائے تاکہ وہ دنیا کو خدا کی رضا کی منزل تک پہنچائے۔

س: امسال واقفین نو کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا اور کل واقفین نو کی تعداد کتنی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال واقفین نو کی تعداد میں 3 ہزار 442 کا اضافہ ہوا ہے اور اس اضافے کے ساتھ واقفین کی کل تعداد 54 ہزار 135 ہوگئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 33 ہزار 119 اور لڑکیوں کی تعداد 21 ہزار 16 ہے۔

س: حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کی کتنی کتب ebook کی شکل میں تبدیل ہو چکی ہیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کی 18 کتب ebook کی شکل میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ جو i phone, i pad پر پڑھی جا سکتی ہیں۔

س: حضور انور کا خطبہ جمعہ کتنی زبانوں میں ترجمہ کر کے Pdf فائل میں Upload کیا جاتا ہے؟

ج: فرمایا! 18 زبانوں میں خطبہ جمعہ کی آڈیو ویڈیو اور انگریزی خلاصہ، سلائیڈز اور Pdf Upload کی جاتی ہیں۔

س: MTA کے ذریعہ سے قبول حق کے ایک واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! ایک الجیرین دوست لکھتے ہیں کہ میں ایک مذہبی رجحان رکھنے والا تھا۔ میں نے مختلف چینلوں کو دیکھتے دیکھتے ایک دن MTA دیکھنا شروع کیا اور تمام چینلز سے مختلف پایا۔ میں نے ایک واضح فرق یہ دیکھا کہ اس جماعت کا ایک امام ہے اور پوری جماعت کے سر اطاعت میں ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ کوئی مثال نہیں ملتی اور یہ جماعت خالصۃً دینی کاموں میں مشغول ہے اور سیاست سے بہت دور ہے۔ اسی امام کی دنیا کو ضرورت تھی میں جماعت میں شامل ہو گیا ہوں۔

س: افریقہ کے تین ممالک میں قائم احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد کتنی ہے۔

ج: فرمایا! افریقہ کے تین ممالک میں احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 16 ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

س: احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے قبول احمدیت کا ایک واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! مالی ریجن سے ہمارے مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص ریڈیو احمدیہ پر آیا اور کہا کہ مالی کے بعض علماء نے نماز کے متعلق کہا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس لئے میں نے بھی نماز پڑھنا

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

آنحضرت ﷺ کی غیر مسلموں سے حسین معاشرت

آنحضرت ﷺ کی طرف سے یہ حیرت انگیز انداز ان لوگوں کے ساتھ تھے جو آپؐ کی جان کے دشمن تھے

مکرم چوہدری ہادی علی صاحب

خاکسار اس مختصر مضمون میں رحمۃ للعالمین، سید المرسلین، خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم اور حسن معاشرت کے پاک نمونوں کا دیگر انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اور سیرت سے موازنہ کئے بغیر محض چند گنتی کے پہلو پیش کرے گا۔ نیز آپؐ کی حسین معاشرت کے یہ چند پہلو صرف اس دور کے ہیں جو آپؐ کی حاکمیت کا دور ہے۔ کیونکہ انسان کی معاشرت کا صحیح اندازہ اسی وقت لگایا جاسکتا ہے جب وہ پوری طرح بااختیار ہو۔

اس حقیقت سے کوئی بھی ناآشنا نہیں کہ دین کی حکومت دلوں پر ہوتی ہے جسموں پر نہیں۔ مذہب میں زبردستی دلوں میں منافقت پیدا کرتی ہے جبکہ رحمت و محبت اور حسن معاشرت دلوں کو جیتتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام انسان کے دلوں پر ہی حکومت کرنے والے تھے اور ان میں سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے جو اپنی اعلیٰ وسعت ظرفی اور ارفع وسعت قلبی کے لحاظ سے ایک غیر معمولی امتیاز رکھتے تھے۔ آپؐ کی رحمت کا میدان کوئی خاص قوم و نسل یا علاقہ نہیں تھا بلکہ آپؐ کی رحمت کا دامن کائنات کی وسعتوں سے بھی زیادہ وسیع تھا۔ آپؐ کا مشن ساری دنیا کو ایک خدا کی رحمت، رحیمیت اور رحمانیت کے سائبان تلے لانا تھا۔ آپؐ اگر اپنوں سے پیار کرتے تھے تو غیروں سے بھی رحمت کا سلوک فرماتے تھے۔ دشمنوں سے بھی عفو و درگزر ہی نہیں بلکہ ان پر لطف و عنایات کی بارش کرتے تھے۔ ان کے پتھروں کا جواب جودوکرم کے پھولوں سے دیتے تھے۔ آپؐ وہ تھے کہ دشمن بھی آپؐ کے بارہ میں یہ گواہی دیتا تھا ''ھوالذی تعرف به البر والوفاء''

(زرقانی عمرۃ القضا)

کہ یہ وہی تو ہے جس کے ذریعہ نیکی اور صدق و وفا کی پہچان ہوتی ہے۔ آپؐ ان کی خوں آشام کارگزاریوں کو یکسر بھلا کر ان پر اس طرح احسان کرتے تھے جیسے انہوں نے آپؐ پر کبھی کوئی ظلم کیا ہی نہ ہو۔ آپؐ اپنے دشمنوں کی بھوک پر خود ایک ماں کی طرح تڑپتے تھے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آن ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

کہ جو رحم مخلوق خدا نے آپؐ سے تجربہ کیا وہ رحم کسی نے اس دنیا میں اپنی ماں سے بھی نہیں پایا۔ آپؐ بسا اوقات اپنے صحابہؓ کو تکلیف دہ، دشوار گزار سفروں اور جان لیوا بھوکوں میں ڈال کر بھی دوسروں کے قافلوں کی حفاظت کے سامان فرماتے تھے۔ آپؐ کا یہ سارا عمل غیر مسلموں کے لئے ہی تھا۔ حسن معاشرت کے یہ حیرت انگیز انداز ان لوگوں کے ساتھ تھے جو آپؐ کی جان کے دشمن تھے۔

اہل مکہ کے قافلے کی حفاظت

رجب 8 ہجری کا واقعہ ہے کہ قریش مکہ کا ایک قافلہ شام کے علاقے سے اناج لے کر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ مکہ آرہا تھا راستے میں اس پر جُہینہ کے ایک قبیلے کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں تین سو صحابہؓ پر مشتمل ایک لشکر مدینے سے شمال مغربی جانب ساحل سمندر پر آباد جُہینہ کے اس قبیلے کی طرف بھیجا۔ یہ مقام مدینے سے پانچ راتوں کی مسافت پر تھا۔ اس سریے کا مقصد یہ تھا کہ اس حملے سے قافلے کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

(ابن سعد سریۃ الخبط وزرقانی وواقدی سریۃ الخبط)

ادھر مدینے میں اپنے یہ حالات تھے کہ انتہائی غربت تھی اور جب یہ قافلہ روانہ کیا گیا تو اس کے ساتھ خوراک کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ چنانچہ یہ سفر اتنا مشکل تھا کہ مسلسل بھوک اس قافلے پر سایہ فگن رہی۔ قافلے کے افراد بتاتے ہیں کہ ان کے امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ انہیں تھوڑی تھوڑی کھجوریں دیتے رہے۔ جب یہ ذخیرہ بھی ختم ہونے لگا تو انہیں روزانہ فی کس ایک ایک کھجور دی جانے لگی۔ جب پوچھا گیا کہ اس ایک کھجور سے ایک آدمی کا گزارہ کس طرح ہوسکتا ہے؟ تو حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اس ایک کھجور کی قدر و قیمت کا ہمیں اس وقت اندازہ ہوا جب ہم ان حالات میں سے گزر رہے تھے اور ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہ رہا تھا۔ ہم سارا دن اسی ایک کھجور کو اور پھر اس کی گٹھلی کو چوستے رہتے تھے۔ اتنے میں ہم ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ ہمیں ساحل سمندر پر نصف ماہ سے زیادہ قیام کرنا پڑا۔ وہاں بھی ہمیں سخت بھوک کا سامنا تھا جس کے باعث ہم لاغر ہوچکے تھے، چنانچہ مجبوراً ہم خبط درخت کے پتے کھانے لگے۔ اسی وجہ سے اس سریہ کا نام جیش الخبط پڑ گیا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ سیف البحر و ابن سعد سریۃ الخبط وزرقانی وواقدی سریۃ الخبط وفتح الباری شرح بخاری)

ظلم و جبر کرنے والے دشمن کی قحط سالی پر مدد

4 ہجری میں مکہ میں قحط پڑ گیا جس کی وجہ سے وہاں کے مکینوں پر بھوک کے سائے منڈلانے لگے اور اگلے سال تک حالات ابتر ہوگئے۔ یہ وہی لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ پر مسلسل 13 سال تک ظلم ڈھاتے رہے۔ پھر ہجرت کے بعد آپؐ پر مسلسل جنگیں اور مختلف قسم کی وارداتیں مسلط کرتے رہے۔ لیکن قربان جائیں کائنات سے بھی وسیع اس دل پر جو محمد ﷺ کا دل تھا کہ ان دشمنوں کی بھوک پر بھی تلملا اٹھا۔ آپؐ نے ان کی اور خاص طور پر وہاں کے غریبوں کی مدینہ سے امداد کی۔

(تاریخ الخمیس جلد 1 ص 528 بحوالہ سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد)

بخاری کتاب الاستسقاء سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک اور موقع پر بھی مکہ والوں کی درخواست پر آپؐ نے وہاں کی قحط سالی سے بچاؤ کے لئے دعا کی۔

خون کے پیاسے دشمن کے خون کی حفاظت

مکہ کی فتح کو آنحضرت ﷺ نے اس طرح امن و سلامتی کے ساتھ ممکن بنایا کہ جنگی خون خرابے کی کوئی گنجائش نہ چھوڑی۔ آپؐ چاہتے تو انتقامی کارروائی کر کے کثرت سے مجرموں کو تہہ تیغ کر سکتے تھے۔ مگر عملاً آپؐ نے اہل مکہ سے اس طرح بدلہ نہیں لیا جیسا کہ عام رواج کے مطابق انتقامی کارروائی کر کے لیا جاتا تھا۔ آپؐ نے اس کے برعکس انتہائی پُرامن طریق سے فتح کا انتظام فرمایا کہ ایک طرف آپؐ پہلے ہی ان کی طاقت کے سب سرچشمے اپنے قبضہ میں لے چکے تھے۔ یعنی ان کے بہادر اور جنگجو سپاہی مسلمان ہو کر آپؐ کے غلام بن چکے تھے۔ دوسرے یہ کہ ان کے حلیف یا مددگار قبائل کی طرف سے ان کی مدد کے تمام راستے بھی مسدود ہوچکے تھے۔ پھر جب مکے پر چڑھائی کا وقت آیا تو قریش مکہ کی طاقت کو کمال رحیمانہ حکمت عملی سے کلیۃً معطل کیا۔ یعنی اچانک ان کے سر پر پہنچ کر ان کو جنگ اور خون خرابے کی مہلت ہی نہ دی اور پھر جب فتح ہوگئی تو آپؐ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اے قریش کے گروہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ آج کیا سلوک ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا ہم آپ سے بھلائی کے سوا اور کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟ آپ تو خود ہمارے معزز بھائی ہیں اور معزز بھائی کے بیٹے بھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: آج میں تمہیں وہی کہوں گا جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ جاؤ تم آزاد ہو اور آج تم پر کوئی سرزنش نہیں ہوگی۔

(ابن ہشام، طواف الرسول بالبیت و ابن کثیر، ابن سعد و زرقانی والسیرۃ الحلبیہ فتح مکہ)

مختلف سنگین قومی جرموں میں ملوث وہ افراد جن کے بارے میں سزائے موت کا اعلان بھی ہوچکا تھا، ان کی ندامت اور معافی پر آپؐ نے ان سے بھی درگزر کا سلوک فرمایا۔

قتل و غارت کی ممانعت

فتح مکہ کے دنوں میں وہاں قبیلہ بنوخزاعہ کے ایک فرد نے ایک شخص کا قتل کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے بنوخزاعہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''اے خزاعہ والو! قتل سے اپنے ہاتھ روکو۔ قتل تو بہت ہوچکا لیکن کیا اس نے کبھی کوئی فائدہ بھی دیا؟ تم نے ایک شخص کا قتل کیا جس کی میں لازماً دیت ادا کروں گا۔ اس کے بعد اس جگہ پر کسی نے کوئی قتل کیا تو مقتول کے ورثاء کو دو فیصلوں میں سے ایک اختیار کرنے کا پورا حق ہوگا یعنی یا تو وہ قاتل کا خون کریں (یعنی قصاص لیں) یا پھر اس سے دیت لیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے خود خزاعہ کی طرف سے اس مقتول کی دیت ادا کی۔

(ابن ہشام والسیرۃ الحلبیہ غزوہ فتح مکہ)

اس کی وجہ بظاہر یہ تھی کہ وہاں کے جاہلانہ رواج کے مطابق قبائلی عصبیت کی وجہ سے قبائل کے درمیان قتل و غارت کا بازار پھر گرم نہ ہوجائے۔

آنحضرت ﷺ کا یہ پیغام کہ اے خزاعہ والو! قتل سے اپنے ہاتھ روکو۔ قتل تو بہت ہوچکا لیکن کیا اس نے کبھی کوئی فائدہ بھی دیا؟ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس وقت وہ وحشی قوم تو اس قتل و غارت سے کلیۃً رک گئی مگر آپؐ کا یہ پیغام آج کے نام نہاد متشدد اور بے رحم لوگوں تک آج تک نہیں پہنچا۔ جو نہتے اور معصوم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہی چلے جاتے ہیں۔

لین دین کا تعلق

آپؐ غیر مسلموں سے لین دین کا تعلق قائم فرماتے تھے۔ مدینے کے یہود کے ساتھ بھی یہی طریق تھا جو ہمیشہ چلتا رہا اور فتح مکہ کے بعد مکے کے مکینوں کے ساتھ بھی جاری فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے بنو ہوازن سے مقابلہ کے لئے مکہ سے روانگی سے قبل جائزہ لیا تھا تو متوقع جنگ کے لحاظ سے اسلامی فوج کے پاس سامان جنگ بے حد کم تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آپؐ نے مکہ کے مالدار رئیس صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار بطور قرض مانگے تو اس نے آپؐ سے کہا: ''کیا آپ اپنے اقتدار کی وجہ سے میرا مال چھیننا چاہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ''نہیں ہم تو عاریۃً مانگ رہے ہیں اور ان کی واپسی کے لئے ضمانت دینے کے لئے بھی تیار ہیں''۔ اس پر وہ آمادہ ہوا اور اس نے ایک سو زرہیں دیں جن کے ساتھ خود اور

ڈھالیں وغیرہ بھی تھیں۔

(موطا امام مالک کتاب النکاح وابن ہشام وزرقانی غزوہ حنین)

ابھی بھی سامان جنگ تھوڑا تھا لہٰذا آپؐ نے اپنے چچازاد نوفل بن حارث سے بھی تین ہزار نیزہ مستعار لیا۔ اسی طرح ابوجہل کے سوتیلے بھائی عبداللہ بن ابی ربیعہ سے تیس/ چالیس ہزار درہم قرض لئے۔ یہ بھی مکہ کا بہت دولتمند شخص تھا۔ اسے بعد میں مسلمان ہونے کی توفیق بھی ملی۔

(مسند احمد مسند المدنیین حدیث عبداللہ بن ابی ربیعہ)

غیر مسلموں کو اپنے ساتھ جنگ میں شامل کرنا

مکے کے طلقاء یعنی وہ لوگ جن کو آنحضرت ﷺ نے عام معافی دی تھی اور وہ مسلمان ہو چکے تھے، غزوہ حنین کے لئے روانگی سے قبل ان میں سے دو ہزار افراد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس لشکر میں شمولیت کے لئے درخواست کی جسے آپؐ نے بلاتردد قبول فرمالیا۔ ان کے ساتھ اسی (80) مشرکین مکہ نے بھی آپؐ کی خدمت میں درخواست کی ''گو ہم مسلمان نہیں مگر آپؐ کی حکومت میں ہونے کی وجہ سے آپؐ کی رعایا ہیں۔ اس لئے آپ کا اور ہمارا دشمن سانجھا ہے۔ لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر اس کا مقابلہ کریں گے''۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بھی اپنے لشکر میں شامل فرمالیا۔ ان میں ان کا سردار صفوان بن امیہ بھی تھا۔

(زرقانی غزوہ حنین)

رؤسا کی امداد

اس موقع پر چونکہ مکہ کے بہت سے نو مسلم بھی اس لشکر میں شامل تھے اور وہ بھی تھے جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے۔ ان میں کئی ایک رؤسا بھی تھے جو سرسری اعتقاد کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے تھے، ایسے لوگوں کی تالیف قلب کے لئے اللہ تعالیٰ نے خاص ارشاد فرمایا ہے۔ (التوبہ:60) چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں آنحضرت ﷺ نے ان میں بہت سے لوگوں کو خمس میں سے پچاس پچاس اونٹ دیئے اور رؤساء کو اس سے زیادہ مثلاً رؤسائے مکہ میں سے ابوسفیان بن حربؓ اور ان کے دونوں بیٹوں یزید اور معاویہ کو 300 اونٹ اور 120 اوقیہ چاندی، حکیم بن حزامؓ کو 200 اونٹ، نضر بن حارث ثقفی کو 100 اونٹ، صفوان بن امیہ کو 100 اونٹ، قیس بن عدی کو 100 اونٹ، سہیل بن عمرو کو 100 اونٹ اور حویطب بن عبدالعزیٰ کو 100 اونٹ دیئے اور مکے سے باہر کے رؤساء میں سے اقرع بن حابس تمیمی کو 100 اونٹ عیینہ بن حصن فزاری کو 100 اونٹ دیئے۔ اسی طرح بعض اور لوگوں کو بھی ان غنائم میں سے کچھ نہ کچھ دیا۔

(ابن سعد ابن ہشام وزرقانی غزوہ حنین)

قبائل اور قوموں کے سرداروں اور رئیسوں سے حسن معاشرت کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کے پیچھے ان کی قوم کے دل بھی تعلقات کو مثبت رخ دینے کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔

غیر مسلموں کے گھر جا کر کھانا پینا

اپنے قیام تبوک کے دوران آنحضرت ﷺ ایک گھر میں گئے۔ وہاں پانی کی ایک مشک لٹک رہی تھی۔ آپؐ نے اس میں سے پانی طلب فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کی ''یارسول اللہ! یہ تو مردار کے چمڑے کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کی دباغت (یعنی کھال کو چمڑے میں بدلنا) اس کو پاک کر دیتی ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی اھب المیتۃ)

اسی طرح آپؐ نے صحابہؓ کو بھی علاقہ کے لوگوں سے میل جول کی اجازت دی۔ چنانچہ تبوک میں قیام کے دوران بعض صحابہؓ اس علاقہ کے لوگوں میں بیع و شراء یعنی ہلکی پھلکی تجارت بھی کرتے رہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الجہاد باب الشراء والبیع فی الغزو)

یہاں آپؐ کی خدمت میں پنیر پیش ہوا، آپؐ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا اور کھایا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الأطعمۃ باب فی اکل الجبن)

کسی کے گھر جا کر پیشکش پر کھانا کھانے کا ایک نفسیاتی پہلو یہ ہے کہ میزبان کھانا پیش کرے تو اسے بشاشت کے ساتھ کھا لینے سے مہمان اس کے دل کے قریب ہو جاتا ہے اور معمول کے برتنوں میں معمول کا کھانا پینا بھی ان سے بے تکلفی کے دروازے کھول دیتا ہے۔

غیر معمولی عفو و درگزر

رسول اللہ ﷺ غیر مسلموں سے جس طرح شفقت اور عفو درگزر سے پیش آتے تھے، دنیا میں اس کی نظیر لانا ناممکن ہے۔ ان واقعات سے پہلے خیبر میں وہ عورت جس نے دعوت کا دھوکہ دے کر آپؐ کو قتل کرنا چاہا تھا۔ آپؐ نے اس سے بھی عفو درگزر کا سلوک فرمایا اور اپنے بارہ میں اس کا یہ جرم معاف کر دیا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الدیات باب فیمن سقی رجلاً سماً)

باوجود اس کے کہ یہ ایک تلخ تجربہ ہو چکا تھا مگر آپؐ نے حسن معاشرت میں ایک ذرہ بھر بھی کمی نہیں کی اور غیر مسلموں کے ہاں کھانے پینے میں کوئی تکلف روا نہیں رکھا۔

اور پھر ایک وہ بھی تھا جو آپؐ کو سوتے پا کر آپؐ کو قتل کرنے کے لئے آپؐ پر تلوار سونت کر کھڑا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ آپؐ پر وار کرتا خدائی تصرف سے آپؐ کے قبضے میں آ گیا۔ آپؐ نے اس سے حسن معاشرت اور احسان کا سلوک کرتے ہوئے اسے کلیۃً معاف کر دیا۔

مظلوم یہود کی مسیحائی

قیام تبوک کے دوران یحنہ (یوحنا) بن روبہ حاکم ایلہ آپؐ کا خط ملنے پر خود آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ شام، یمن، بحر کے بعض علاقوں کے نمائندے بھی تھے۔ اسی طرح علاقہ جرباء اور اذرُح کے لوگ بھی تھے۔ جب وہ آنحضرت ﷺ کی ملاقات کے لئے آئے تو آپؐ نے انہیں مصالحت کی پیشکش کی۔ چنانچہ اسی وقت ان تمام علاقوں کے نمائندوں سے مصالحت اور امان طے ہو گئی اور شرائط تحریر کی گئیں۔

(ابن سعد ذکر بعثۃ رسول اللہ ﷺ الرسل بکتبہ الی الملوک)

ایلہ کے قریبی علاقے مقنا پر بھی یحنہ بن روبہ ہی حکومت کرتا تھا اور اس نے کسی وقت یہاں کے یہود کو ملک بدر کر دیا تھا۔ چنانچہ جب آپؐ نے یحنہ کو تحریر لکھ کر دی تو اس میں ان اجڑے ہوئے لوگوں کے لئے بھی رحمت کا معاہدہ بنایا کہ ''اہل مقنا کو ان کے سامان سمیت ان کے اپنے وطن میں بھیج دو۔

(ابن کثیر غزوہ تبوک)

آنحضرت ﷺ نے یحنہ کو اس ریاست کی حکمرانی پر قائم رکھا۔ یہ ریاست چونکہ ساحل سمندر پر تھی۔ اس لئے آپؐ نے اپنے ایک خط میں خاص طور پر بحری امور کا بھی ذکر فرمایا اور لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ اللہ تعالیٰ اور محمد نبی و رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یوحنا بن روبہ اور اہل ایلہ کے لئے بحر و بر میں ان کے سفینوں اور سواریوں کے لئے امان کی ضمانت ہے۔ ان کا ذمہ اللہ اور محمد نبی (ﷺ) پر ہوگا اور ان کے ساتھ وہ لوگ بھی جو شام، یمن اور بحر میں ہیں، (سب اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) کے ذمہ میں ہیں)۔ ان میں سے جو کوئی اس عہد میں کوئی نئی بات بنائے گا (یعنی تبدیلی کرے گا) تو اس کا مال اس کی جان کی حفاظت نہیں کرے گا اور کسی کے لئے اس پانی کا روکنا جائز نہیں ہوگا جس پر وہ آتے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کے بحری اور بری راستوں میں سے جن پر وہ سفر کرتے ہیں انہیں روکا جائے گا''۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب خرص الثمر، وکتاب الجہاد باب اذا وادع الامام، وفتح الباری ایضاً و مسلم کتاب الفضائل باب معجزات النبی ﷺ و مسند احمد مسند الانصار حدیث ابی حمید الساعدیؓ وابن ہشام غزوہ تبوک)

مقنا والے بھی یہود تھے اور مدینہ، خیبر، وادی القریٰ، تیماء اور فدک میں بھی یہود ہی تھے۔ لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کی نسبت اہل مقنا والوں سے آنحضرت ﷺ کا رویہ زیادہ رحیمانہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ:

1۔ مقنا والے اسلام کے خلاف کسی سازش میں ملوث نہ تھے۔

2۔ وہ ایلہ کی حکمرانی اور پھر رومی سلطنت کے تسلط کے تحت ہونے کی وجہ سے جبر کا شکار تھے۔

3۔ حقائق کو دیکھا جائے تو آپؐ کا جو رویہ اور انداز ان سے نظر آتا ہے اس سے کہیں زیادہ رحیمانہ سلوک اور برتاؤ آپؐ کا مدینے اور خیبر کے یہود سے معاملہ کرنے میں ظاہر ہوتا ہے۔

میثاق مدینہ کا مطالعہ کریں اور پھر آنحضرت ﷺ کے خیبر کے یہود کے ساتھ مختلف اوقات میں معاملات کو ملاحظہ فرمائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ آنحضرت ﷺ نے جس رحمت اور نرمی کا سلوک ان سے فرمایا اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ قومی جرموں کی وجہ سے مدینہ سے یہود کے انخلاء کے بعد بھی بہت سے یہود مدینے میں مقیم تھے۔ باوجود اس کے کہ ان میں سے کئی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور منافقتوں میں ملوث رہے، مگر آپؐ نے ان سے ہمیشہ ہی رحمت کا سلوک فرمایا۔ آپؐ تو یہ خواہش اور امید رکھتے تھے کہ کاش یہود میں سے دس افراد ہی آپؐ پر ایمان لے آتے تو اس قوم کی کایا پلٹ جاتی۔

تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ ہمیشہ ہی یہود سے رحمت کا سلوک فرماتے تھے۔ مثلاً ایک یہودی قبیلہ بنو عریض علاقہ وادی القریٰ میں آباد تھا اور وہ قبیلہ بنوسعد کا حلیف تھا۔ ان دونوں کا آپس میں معاہدہ تھا کہ بنو عریض انہیں ہر سال غلہ کی معینہ مقدار ادا کیا کریں گے اور اس کے بدلے میں بنو سعد ہذیم دوسرے قبائل کے مقابلے میں ان کا دفاع کریں گے۔ ان دونوں قبائل کے وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچے۔ کچھ دن قیام کے بعد یہ لوگ واپس ہونے لگے تو آنحضرت ﷺ نے بنو سعد ہذیم کے سردار حضرت جمرہ بن نعمان کو ایک جاگیر تحفۃً عنایت فرمائی اور بنو عریض کو یہ تحفہ دیا کہ وہ جتنا غلہ بنوسعد ہذیم کو اپنے معاہدہ کی رو سے دیں گے، انہیں اتنا ہی بیت المال سے انہیں ادا کر دیا جایا کرے گا۔ نیز اس بارہ میں حسب ذیل تحریر بھی انہیں دی کہ:

''رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے ہر فصل کی کٹائی پر ان کو دس وسق غلہ اور پچاس وسق کھجور ہر سال کسی کمی کے بغیر پوری پوری دی جایا کرے''۔

(زاد المعاد فصل فی قدوم وفود العرب، وفد بنی سعد بن بکر وابن سعد ذکر وفادات العرب)

یہ آپؐ کی رحمت تھی جو ہمیشہ، مسلسل اور ہر سمت قبائل اور قوموں پر وسیع رہی۔

اسی طرح اہل مقنا کو آپؐ نے نہ صرف حاکم ایلہ سے رہائی دلائی بلکہ ان کو ان کے شہری حقوق واپس دلوائے اور ان کی اور ان کے تحفظات کی ذمہ داری خود سنبھال کر ان کا تعلق براہ راست اپنے ساتھ قائم کیا۔ حاکم ایلہ سے معاہدے کے بعد مدینے آنے پر آنحضرت ﷺ نے اہل مقنا کو خط لکھا:۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے گاؤں واپس جا رہے ہو۔ جب میرا یہ مکتوب تمہارے پاس پہنچے تو تم خود کو حفظ و امان میں سمجھو کیونکہ اب تمہارے لئے اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ نے تمہارے گناہ اور وہ سب خون، جن کے لئے تمہارا تعاقب کیا گیا تھا، معاف کر دیئے ہیں۔ تمہارے گاؤں میں رسول اللہ کے سوا اور رسول اللہ کے نمائندے کے سوا نہ تمہارا کوئی شریک ہوگا نہ حصہ دار۔

آج کے بعد سے تم پر نہ کوئی ظلم ہوگا اور نہ زیادتی اور اللہ کا رسول تمہیں ان تمام چیزوں سے بچائے گا جن سے وہ خود اپنے تئیں بچاتا ہے۔ جو چیزیں رسول اللہ نے یا رسول اللہ کے نمائندے نے معاف کر دی ہیں ان کے سوا تمہارے بنے ہوئے کپڑوں، تمہارے غلاموں، تمہارے گھوڑوں اور تمہاری زرہوں میں سے اللہ کے رسول کے لئے حصہ ہے۔ جو کچھ تمہارے نخلستانوں میں پیدا ہو اور تمہارے ماہی گیر شکار کریں اور تمہاری عورتیں کاتیں، ان سب میں سے ایک چوتھائی تم پر واجب ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہے تمہارا ہے۔ نیز یہ کہ رسول اللہ نے تمہیں ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اگر تم سنو گے اور اطاعت کرو گے تو رسول اللہ تمہارے عزت داروں کی عزت کریں گے اور تمہارے قصور معاف کریں گے۔ اہل مقنا میں سے جو مسلمانوں سے بھلائی کرے گا، وہ بھلائی خود اس کے اپنے لئے ہوگی اور جو برائی کرے گا، وہ برائی بھی اس کے اپنے لئے ہی ہوگی۔ تم پر کوئی امیر نہیں ہوگا مگر وہ جو خود تم میں سے ہو یا رسول اللہ کی جانب سے مقرر کردہ ہو۔

(ابن سعد ذکر بعثۃ رسول اللہ ﷺ الرسل الی الملوک......ایلہ اذرح، مقنا والجرباء)

رحمت سے بھرپور ایسے معاہدے تاریخ عالم میں سوائے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اور کہیں نہیں ملتے۔

بدزبانی پر عفو و کرم

انفرادی طور پر بھی اگر کوئی یہودی آپؐ سے زیادتی یا بدکلامی کرتا تو آپؐ اس سے عفو درگزر کرتے اور اسے کسی قسم کا ضرر نہ پہنچنے دیتے تھے۔ چنانچہ ایک یہودی زید بن سعنہ نے آپؐ کو کچھ قرض دیا اور جلد بڑی گستاخی سے آپؐ کے کندھے سے چادر کھینچتے ہوئے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ صحابہؓ میں سے بعض اس پر سختی کرنا چاہتے تھے مگر آپؐ نے انہیں روک دیا۔ آپؐ کا یہی عفو و کرم اس کی ہدایت کا موجب بنا۔

(مستدرك للحاكم كتاب معرفة الصحابة ذكر اسلام زيد بن سعنه)

دعوت الی اللہ

آنحضرت ﷺ کی حسن معاشرت کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ آپؐ انسان کی روحانی اور اخروی زندگی کے احیاء کی تڑپ رکھتے تھے اور اس کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تھے۔ مگر اس کے لئے ایسا پُرحکمت انداز اختیار فرماتے تھے کہ اسے اس کی طبیعت کے خلاف مجبور نہ کرتے تھے اور سننے والا اپنے ارادے کے اظہار کے لئے پورا آزاد ہوتا تھا۔

تبوک کے قیام کے دوران ہرقل کا ایلچی آنحضرت ﷺ کے خط کا جواب لے کر آیا۔ آپؐ نے وہ خط اپنی گود میں رکھ لیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ وہ کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کہ تنوخ قبیلہ سے آپؐ نے فرمایا ''کیا تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف کی طرف رغبت رکھتے ہو؟ اس نے عرض کی ''وہ ایک قوم کی طرف سے ایلچی ہے اور اپنی قوم کے دین پر ہے۔ جب تک وہ اپنا فرض ادا کر کے ان کے پاس واپس نہیں چلا جاتا، اپنے اس دین کو بدل نہیں سکتا۔ آپؐ نے مسکرا کر فرمایا انك لاتهدى من احببت ......(سورۃ القصص 57:28) یقیناً تو اسے ہدایت نہیں دے سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

(مسند احمد، مسند المکیین، حدیث التوخی عن النبی ﷺ و مسند المدنیین، حدیث رسول قیصر وابن کثیر)

یہ آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کے ساتھ ساتھ حسن معاشرت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔

کذاب کو اس کے انجام سے اطلاع دینا

قبیلہ بنوحنیفہ جو یمامہ میں آباد تھا 9 ہجری میں اس کا سترہ افراد کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد کے تقریباً سب ارکان نے اسلام قبول کیا اور یہ لوگ چند دن مدینے میں ٹھہرے۔ ان میں مسیلمہ بن حبیب عرف مسیلمہ کذاب بھی تھا۔ آنحضرت ﷺ حضرت ثابت بن قیسؓ کے ہمراہ خود اس سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ مسیلمہ آپؐ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا کہ آپ اس کی حکومت کے راستے میں روک نہ بنیں اور اس سے اپنے بعد اپنا جانشین مقرر کر دیں تو وہ اسی وقت آپ کی پیروی کر لے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

''اگر تو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی دینی پسند نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے بارہ میں جو فیصلہ فرمایا ہے وہ نافذ ہو کر رہے گا۔ مجھے تیرا انجام دکھایا گیا ہے۔ پس میں جا رہا ہوں، باقی باتیں ثابت بن قیس سے پوچھ لو۔ اگر تو نے مجھ سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل وخوار کر دے گا''۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب قصۃ الأسود العنسی)

حسن معاشرت کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوسکتی ہے کہ ایک معاند شخص آپؐ کے پاس آکر اپنے آپ کو آپؐ کی ریاست میں حقدار بنا کر آپؐ کے مقابل پر کھڑا ہو رہا ہے۔ آپؐ اسے کچھ نہیں کہتے بلکہ اسے اس کے انجام سے آگاہ کر کے اسے تقدیر کے دھارے پر چھوڑ دیتے ہیں۔

مسیلمہ نے واپس جا کر آپؐ کی زندگی میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا اور بھاری تعداد میں لوگوں کو بھی ساتھ ملا لیا۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد اس نے حضرت ابوبکرؓ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ سے شکست کھا کر لڑائی میں قتل ہوا۔ (ابن ہشام ذکر وفد بنی حنیفۃ)

ظالم کی تکریم و مہمان نوازی

بنوثقیف، طائف کا سب سے بڑا اور جنگجو قبیلہ تھا اور بہت بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ اس قبیلے کا انیس (19) ارکان پر مشتمل وفد رمضان 9ھ میں مدینے آیا اور (واقعہ طائف سے 13 سال بعد) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد کا سربراہ عبد یالیل تھا۔ یہ طائف کا رئیس اعظم تھا اور یہ وہی شخص تھا، جسے آنحضرت ﷺ نے 10 نبوی میں طائف پہنچ کر دعوت اسلام دی تھی۔ اس وقت اس نے نہ صرف یہ کہ اس نے آپؐ کی دعوت کو گستاخی کے ساتھ رد کر دیا تھا بلکہ آپؐ کو شہر سے نکل جانے پر بھی مجبور کیا تھا اور پھر آوارہ آدمی آپؐ کے پیچھے لگا دیئے تھے۔ جنہوں نے مسلسل تین میل تک آپؐ کا پیچھا کیا۔ ان بدبختوں نے آپؐ پر پتھر برسائے۔ اس سے آپؐ کا بدن مبارک خون سے تربتر ہو گیا۔ آپؐ نے اس کے بدلے میں ان کی ہلاکت کی نہیں بلکہ ہدایت کے لئے دعا کی تھی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا۔ چنانچہ آج وہی شخص ایک وفد کے ہمراہ سوالی بن کر ہی نہیں، بلکہ آپؐ کی غلامی کا جوا پہننے کے لئے بھی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ وفد مدینے پہنچا تو آپؐ نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کے لئے مسجد میں ہی خیمہ لگوا دیا۔ (ابن ہشام امر وفد بنوثقیف واسلامھا)

گو یہ لوگ اسلام کی آغوش میں آنے کے لئے حاضر ہوئے تھے، لیکن ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کو طائف سے نکالنے اور زخمی کرنے کے جرم میں ملوث اور دوسری مرتبہ غزوہ حنین میں آپؐ سے برسرپیکار ہو چکے تھے۔ ان سنگین جرائم کے بارے میں آپؐ نے ان سے کسی قسم کا گلہ شکوہ تو کجا، ان کا ذرہ برابر تذکرہ بھی نہیں کیا۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے دین میں آنے کے لئے ہر ممکن راہ ہموار کی۔

تقابلی جائزہ کر کے دیکھیں۔ وہ حکمران تھا اور آنحضرت ﷺ اس کے پاس گئے تھے اور اس نے گالی گلوچ اور پتھر پیش کئے۔ شہر کے بدمعاشوں اور اوباشوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا اور آپؐ کو زخمی کیا۔ اب یہاں آپؐ حکمران تھے اور وہ آپؐ کے پاس سوالی بن کر آیا تھا۔ آپؐ نے اس کی یہاں تک تکریم کی کہ اس کو دنیا کی بہترین جگہوں میں سے ایک جگہ یعنی مسجد نبوی میں ٹھکانا دیا اور دنیا کے بہترین لوگوں کو ان کی خدمت پر لگایا اور دنیا کے اول سے آخر تک سب سے اعلیٰ اور سب سے معزز شخص یعنی حبیب کبریا سید الانبیاء سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود اس کی میزبانی کی۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد

غیر مسلموں کی مذہبی آزادی کا تحفظ

یمن کے علاقہ نجران کے عیسائیوں کا ساٹھ افراد پر مشتمل وفد جب مدینے پہنچا تو آنحضرت ﷺ اس وقت نماز عصر کے بعد مسجد میں صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مسجد میں پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ ان کی عبادت کا وقت ہو گیا ہے لہٰذا وہ عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے انہیں مسجد نبوی میں عبادت کرنے پر خوش آمدید کہتے ہوئے صحابہؓ سے فرمایا کہ جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ انہیں اپنی عبادت کرنے دیں۔ چنانچہ انہوں نے پوری آزادی کے ساتھ مشرق کی جانب رخ کر کے اپنی عبادت کی۔

عبادت کے بعد آپؐ نے انہیں امن وسلامتی پر مبنی اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اس سے انکار کیا اور آپؐ سے تفصیلی بحث کی۔

(ابن سعد ذکر وفادات العرب وفد نجران)

وفد نجران کے ان اکابرین نے آنحضرت ﷺ کی اس دعوت کو ایمانی اور دینی لحاظ سے تو قبول نہ کیا مگر اسلام کے پُرامن نظام کو تسلیم کرتے ہوئے آپؐ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ آپؐ سے صلح کی درخواست کرتے ہیں اور جو حکم آپ انہیں دے گے وہ انہیں قابل قبول ہوگا۔ آپؐ نے ان سے جن امور پر صلح قبول کی اور معاہدہ لکھ کر دیا اس کا ایک حصہ یہ تھا کہ

......نجران اور ان کے آس پاس والوں کو جان، مال، مذہب، ملک، زمین، حاضر، غائب اور ان کی عبادت گاہوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور محمد نبی ﷺ کی ذمہ داری ہے۔ نہ تو کوئی اسقف (غالباً آرچ بشپ) اس کے منصب سے، نہ کوئی راہب اس کی رہبانیت سے اور نہ کوئی کاہن اس کی کہانت سے ہٹایا جائے گا۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے انہیں ایک اور معاہدہ پر مبنی حسب ذیل تحریر بھی دی کہ

ترجمہ: محمد نبی ﷺ کی طرف سے اسقف (آرچ بشپ) ابوحارث کے لئے اور نجران کے دیگر پادریوں، کاہنوں اور ان کے پیروکاروں اور راہبوں اور ان کے متبعین کے لئے اور ان کے گرجوں، عبادت گاہوں وغیرہ کے لئے امان ہے۔ ان کے پادریوں میں سے کسی کو اس کے منصب سے ان کے راہبوں میں سے کسی راہب کو اس کی رہبانیت سے اور ان کے کاہنوں میں سے کسی کاہن کو اس کی کہانت سے ہرگز برطرف نہیں کیا جائے گا۔ انہیں ان کے حقوق اور ان کے اختیارات سے جن پر وہ قائم ہیں، ہٹایا نہیں جائے گا۔ جب تک وہ خیر خواہ اور صلح جو رہیں گے یا ظالموں کے ساتھ ظلم ڈھانے والے نہ ہوں گے۔ انہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پناہ حاصل رہے گی۔

(طبقات ابن سعد ذکر بعثۃ رسول اللہ ﷺ الرسل بکتبہ الی الملوک یدعوھم الی الاسلام وابن کثیر کتاب الوفود وفد نجران)

تقریباً ایسا ہی معاہدہ آپؐ نے یمن کے ایک اور قبیلے بنوحارث بن کعب کے وفد کے لئے بھی تحریر فرمایا۔

ہمارے پاک نبی ﷺ کی یہ تحریریں قیامت تک یہ گواہی دیتی چلی جائیں گی کہ آپؐ حقیقی طور پر عملاً اور مؤثر رنگ میں مذہبی رواداری، آزادی ضمیر

اور انسان کے جان مال، عزت، نفس اور جذبات کے تحفظ کے سامان کرنے والے تھے۔ چنانچہ ساری زندگی مذہبی آزادی کے لئے آنحضرت ﷺ کی جدوجہد کی اعلیٰ مثال ہے۔ اس کے ذریعے آنحضرت ﷺ نے اسلامی حدود مملکت میں نہ صرف آزادیٔ ضمیر و مذہب کو قائم فرمایا بلکہ اسے احکام شریعت میں بھی داخل فرمایا۔ ان احکام کے ذریعے آپؐ نے ہر مذہب والے کو مذہبی آزادی کی کھلی فضا مہیا کی جو اسلامی سلطنت کا مطیع و محکوم تھا۔ آپؐ نے ان کے جملہ حقوق کا تحفظ نیز فرائض کا تعین کر کے انہیں پُرامن زندگی جینے کا اعزاز و اعتماد عطا فرمایا۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تو وہ رحیم و کریم وجود تھے جو اپنی مسجد میں خدا کا شریک ٹھہرانے والوں کو بھی عبادت کے لئے جگہ دیتے تھے۔ آپؐ تو وہ تھے جو اپنے خون کے پیاسے دشمن کو بھی اپنے سایہ رحمت میں جگہ دیتے تھے۔ آپؐ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ من قتل معاھداً لم یرح رائحۃ الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الجہاد) کہ جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا مرتکب ہوگا جو کسی (لفظی یا عملی) معاہدے کے نتیجے میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہے وہ (علاوہ اس دنیا کی سزا کے) قیامت میں جنت کی ہوا تک سے محروم ہوگا۔

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ من ظلم معاھداً...... (سنن ابوداؤد کتاب الخراج والامارۃ والفی باب فی تعشیر اھل الذمۃ)

کہ جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم پر جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہے کوئی ظلم کرے گا یا اسے کسی قسم کا نقصان پہنچائے گا یا اس پر کوئی ایسی ذمہ داری یا ایسا کام ڈالے گا جو اس کی طاقت سے باہر ہے یا اس سے کوئی چیز بغیر اس کی دلی خوشی اور رضامندی کے لے گا تو اے مسلمانو! سن لو کہ قیامت کے دن اس غیر مسلم کی طرف سے ہو کر اس مسلمان کے خلاف خدا سے انصاف چاہوں گا۔

پس یہ وہ حسین نمونہ تھا اور یہ وہ حسین تعلیم تھی حسن معاشرت کے شہنشاہ، حبیب کبریا، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی۔ اے اللہ ہمیں اور تمام ایمان والوں کو اس تعلیم پر عمل نصیب کر۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

مکرم میر انجم پرویز صاحب

عالم باعمل مکرم مولانا نصیر احمد انجم صاحب

مرحوم جامعہ میں موازنہ مذاہب کے استاد تھے۔ طلبہ کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے۔ خاکسار جب درجہ ثانیہ میں پہنچا تو ایک دم سے بہت زیادہ پڑھائی کا بوجھ پڑ گیا۔ مطالعہ کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے کورس مکمل نہیں ہو پاتا تھا۔ اُن دنوں جامعہ میں طلبہ کا ہفتہ وار جائزہ ہوتا تھا۔ خاکسار موازنہ مذاہب کے پہلے جائزہ میں فیل تھا۔ آپ نے خاکسار سے کہا کہ آپ ایک دن اور لے لیں اور تیاری کر کے کل دوبارہ امتحان دے دیں۔ خاکسار ساری رات پڑھتا رہا، بمشکل نصاب پورا کیا لیکن اکثر چیزیں پھر ذہن سے اتر گئیں۔ دوسرے دن جائزہ دیا جو پہلے سے کچھ بہتر تھا تاہم پاس ہونے کے لائق نہ تھا۔ میرے ایک روم میٹ نے آپ کو بتا دیا تھا کہ یہ ساری رات پڑھتا رہا ہے۔ مکرم نصیر انجم صاحب نے بہت حوصلہ افزائی فرمائی اور کہا کہ میں آپ کو پاس کر دیتا ہوں، محنت کرتے رہو تو اللہ کے فضل سے کامیاب ہو جاؤ گے۔ وہ وقت ایسا تھا کہ شاید میں جامعہ چھوڑ جاتا لیکن آپ کی حوصلہ افزائی اور شفقت کے نتیجے میں اللہ نے مجھے تعلیم جاری رکھنے کی توفیق دی۔

مکرم نصیر انجم صاحب کو تقریر کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ بعض دفعہ کسی موضوع پر فی البدیہہ بات کرنی پڑ جاتی تو بھی ایسے لگتا جیسے کوئی خوب تیاری کے بعد بات کر رہے ہیں۔ جامعہ پاس کرنے کے بعد دورانِ تخصص خاکسار کو مکرم نصیر انجم صاحب کے ساتھ ایم ٹی اے کے لئے بعض پروگرام ریکارڈ کروانے کی توفیق بھی ملی۔ خاکسار اور خاکسار کے ایک ہم جماعت مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب مہمان ہوتے تھے اور مکرم نصیر انجم صاحب، جو ہم دونوں کے استاد تھے، پروگرام کی میزبانی کرتے تھے۔ ہم نے سیرت النبی ﷺ اور سیرت صحابہؓ کے پروگرام کی بیسیوں اقساط ریکارڈ کروائیں۔ آپ کے بیان میں بہت روانی ہوتی اور موضوع کا ایسا خوش اسلوبی کے ساتھ احاطہ کرتے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ پھر کئی دفعہ ہم سے کسی بات کا کوئی پہلو نامکمل رہ جاتا تو پروگرام کے دوران میں ہی بروقت اس کو مکمل کر دیتے اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہو جاتی تو فوراً غیر محسوس طریقے سے اس کی درستی کروا دیتے تھے۔ غرض پروگرام کی کامیابی آپ کے رہین منت ہوتی تھی۔ آپ سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا۔

آپ میں غصہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ کبھی آپ کو گلہ شکوہ کرتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے اور اپنے شاگردوں سے بھی عزت کے ساتھ پیش آتے تھے۔

ایک دفعہ ایک پروگرام کی ریکارڈنگ کے دوران آپ سے کوئی غلطی ہو گئی۔ ایڈیٹر صاحب پروگرام تشریف لائے اور آپ کو ڈانٹ دیا۔ آپ خاموش رہے اور بغیر کچھ کہے دوبارہ ریکارڈنگ کروا دی۔ کچھ دیر بعد ایک اور منتظم آئے اور کہا کہ دوستو! معذرت کے ساتھ، ریکارڈنگ ٹھیک نہیں ہوئی، آپ کو ایک دفعہ پھر ریکارڈنگ کروانی ہوگی۔ چنانچہ خوش دلی سے ایسا ہی کرا دیا۔

خوش مزاجی اور ظرافت طبعی بھی آپ کے نمایاں اوصاف میں شامل تھی، لیکن بایں ہمہ آپ نے کبھی متانت اور وقار کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ جامعہ میں لطائف کا مقابلہ ہوتا تھا، جس میں اکثر آپ کو بطور منصف شامل ہونے کی دعوت دی جاتی تھی اور ہر دفعہ آپ سے کوئی لطیفہ سنانے کی پُرزور فرمائش بھی ہوتی تھی۔ آپ کو لطیفہ سنانے کا خاص فن آتا تھا۔ آپ جب بھی کوئی لطیفہ سناتے محفل کشتِ زعفران بن جاتی۔ بعض دفعہ آپ کوئی ایسا لطیفہ سناتے جو طلبہ نے پہلے بھی سنا ہوتا تھا لیکن آپ کی زبان سے سن کر لطف دوبالا ہو جاتا تھا۔

مکرم نصیر انجم صاحب انتہائی منکسر المزاج اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کا مطمح نظر محض خدمت دین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو کبھی غیر ضروری باتوں اور دوسروں کی تنقید میں وقت ضائع کرتے نہیں دیکھا گیا۔ صرف اپنے کام سے کام رکھتے اور از بس عاجزی اور سادگی کے ساتھ اپنے واجبات و فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہتے۔ ایک دفعہ سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر شعبہ تربیت کی نگرانی آپ کے ذمہ تھی۔ جس میں تربیتی کلاس میں شامل خدام کی نمازوں، درسوں اور خطبہ حضور انور سنوانے کا انتظام و انصرام شامل تھا۔ آپ کے معاونین میں خاکسار بھی شامل تھا۔ آپ کے عجز و انکسار کا یہ حال تھا کہ کئی دفعہ آپ اپنے معاونین کے ساتھ مل کر نماز کے لیے خود صفیں بچھانے لگ جایا کرتے تھے۔ ہم بہتیرا کہتے کہ سر! آپ رہنے دیں، لیکن آپ کہتے کوئی بات نہیں، اس میں کیا حرج ہے۔

مکرم نصیر انجم صاحب ہمیشہ دوسروں کا خیال رکھنے والے اور خدمتِ خلق کرنے والے انسان تھے۔ آپ کے ایک ہمسائے مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ مکرم نصیر انجم صاحب ہمارے بہترین ہمسائے ہیں۔ آپ کی وفات سے چند دن پہلے کی بات ہے میں IELTS کی تیاری کے سلسلہ میں لاہور گیا ہوا تھا کہ اس دوران میں ایک روز بوقت شب ہمارے گھر کی بجلی خراب ہوگئی تو مکرم نصیر انجم صاحب نے الیکٹریشن کو بلوا کر پہلے گھر کے اندر سے چیک کروایا، جس پر معلوم ہوا کہ خرابی کہیں باہر ہے، جس کے لیے واپڈا کے آدمی کو بلوانے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ نے بجلی والوں سے رابطہ کیا اور رات ساڑھے گیارہ بجے اپنی نگرانی میں بجلی ٹھیک کروائی۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو آپ جیسے باوفا خادم سلسلہ، خلافت کے حقیقی سلطانِ نصیر، اور عالم باعمل بکثرت عطا کرے۔ آمین

خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را

عجز کی انتہاء

جہاں عجز کی انتہا ہو گئی
وہاں رحم کی ابتدا ہو گئی

کیا صبر ممکن ہوا جس قدر
جدائی ہے اب تو سزا ہو گئی

کسی بھی عمل پر نہ اتراؤ تم
جو نیکی ہے سمجھو بجا ہو گئی

وہ مخفی رہے حسن کی تھی طلب
نظر اس سے پر آشنا ہو گئی

کبھی خود کو وہ پاک کہتے نہیں
یہی عادتِ اصفیا ہو گئی

خدا کے مقرب کے سایہ تلے
محبت مری دیکھ کیا ہو گئی

کسی سے بھی نفرت وہ کرتے نہیں
یہی خصلتِ اولیا ہو گئی

تہی ہاتھ احسان آیا یہاں
عقیدت اسے بے بہا ہو گئی

رخ یار کا جب تصور کیا
مسرت مجھے بے بہا ہو گئی

پروفیسر محمد اکرام احسان

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب

ترک کر دی مگر ریڈیو احمدیہ پر خلیفہ کا خطبہ سنا جس میں انہوں نے نماز کی اہمیت کا بتایا۔ اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا اس کے بعد نماز ترک کرنا میں جہنم میں جانا خیال کرتا ہوں۔ پس آج سے میں احمدی ہوں اور کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا۔

س: ٹی وی پروگراموں اور ریڈیو سٹیشنز کے ذریعے کتنے افراد تک پیغام حق پہنچا؟

ج: فرمایا! اس سال 1356 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ سے 647 گھنٹے وقت ملا۔ اس طرح مختلف ممالک کے ملکی ریڈیو سٹیشنز پر 31 ہزار 720 گھنٹے پر مشتمل 25 ہزار 828 پروگرام نشر ہوئے اور اس طرح 20 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

س: مجلس نصرت جہاں کے تحت ہونے والے کاموں کی تفاصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں 41 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے 38 مرکزی ڈاکٹرز اور 12 مقامی ڈاکٹرز خدمات میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں 681 ہائر سیکنڈری، جونیئر اور پرائمری سکولز کام کر رہے ہیں۔

س: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹ انجینئرز کے کاموں کی تفاصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹ انجینئرز نے ماڈل ویلج کے پروگرام شروع کئے ہیں۔ تعمیراتی کام بھی ہو رہے ہیں۔ سولر سسٹم کے ذریعہ سے غانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون، بورکینا فاسو میں 210 مقامات پر سولر سسٹم لگا کر بجلی فراہم کر چکے ہیں۔ MTA بھی آنا شروع ہو گیا ہے ان تمام مقامات پر سولر سسٹم Maintenance کا کام بھی کیا گیا ہے۔ اس سال 10 نئے سسٹم گیمبیا ہسپتال کو دیئے گئے ہیں۔ 15 سسٹم نائیجر، 25 کانگو اور 25 سیرالیون کو فراہم کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان انجینئرز والنٹیئرز یہاں سے جاتے ہیں اور بڑا کام کر کے آتے ہیں۔ 1200 ہینڈ پمپ لگائے جا چکے ہیں نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ، یوگنڈا، مالی، بورکینا فاسو، غانا، آئیوری کوسٹ اور اسی طرح ان کو ٹریننگ بھی دی جاتی ہے کہ خود کام کریں۔

س: حضور انور نے Humanity First کے تحت ہونے والے کاموں کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! Humanity First کے ذریعہ سے مجموعی طور پر 4 لاکھ 50 ہزار افراد نے سے استفادہ کیا۔ کل 2 ہزار 500 رضا کار ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کام کر رہے ہیں اور 43 ممالک میں یہ رجسٹر ہو چکی ہے۔ 50 سے زائد ممالک میں یہ کام کر رہی ہے۔ ہر جگہ جنگ اور قدرتی آفات کے متاثرین کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پہنچ جاتے ہیں۔ فری میڈیکل کیمپس بھی لگائے جا رہے ہیں۔ غانا، نائیجیریا، بورکینا فاسو وغیرہ میں آنکھوں کے 5644 فری آپریشن کئے گئے۔ خون کے عطیات کے ذریعہ سے بھی امریکہ اور دوسرے ممالک میں کام ہو رہا ہے۔ چیرٹی واک کے ذریعہ سے نیوزی لینڈ، جرمنی، ماریشس، امریکہ، آئرلینڈ، یو کے سے مجموعی طور پر 9 لاکھ 68 ہزار ڈالرز سے زیادہ رقم جمع کر کے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کی گئی۔ قیدیوں سے رابطہ اور خبر گیری کا بھی بڑا انتظام ہو رہا ہے ان کو صابن چینی وغیرہ چیزیں مہیا کی گئیں۔ 1715 سے زائد مریضوں اور قیدیوں کو تحائف دیئے گئے۔

س: نومبائعین سے رابطوں کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! نومبائعین سے رابطہ کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا نے 17 ہزار 419، نائیجیریا نے 18 ہزار، سیرالیون نے 80 ہزار اور بورکینا فاسو نے 21 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔

س: امسال کتنے افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے نیز بیعتوں کی تعداد کے حوالہ سے پہلے تین ممالک کون سے ہیں؟

ج: 5 لاکھ 55 ہزار 235۔

(1) مالی (2) نائیجیریا (3) سیرالیون۔

س: رشین خاتون نے کس طرح دین حق کو قبول کیا؟

ج: فرمایا! قرغستان سے ایک رشین عیسائی خاتون نے کہا کہ مجھے اپنے مذہب پر دلی اطمنان نہیں تھا اور بہت سے سوالوں کے جواب مجھے نہیں ملتے تھے۔ احمدی سے رابطہ کے بعد انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی، احمدیت کا پیغام وغیرہ کتب کا مطالعہ کیا جس سے ان کا ایمان مزید مضبوط ہوگا۔ بیعت کے بعد حیاء دار لباس پہنا تو ان کے گھر والے بہت حیران ہوگئے کے اسے کیا ہو گیا ہے بلکہ اب وہ اپنے گھر والوں کو بھی وقتاً فو قتاً دعوت الیٰ اللہ کرتی رہتی ہیں۔ انہوں نے ذاتی خرچ پر جلسہ سالانہ قادیان میں میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت فارم بھی پُر کر دیا ہے۔

س: نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی کے واقعات بیان کریں؟

ج: فرمایا! قرغستان سے ایک نومبائعہ بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند نے جب بیعت کی تو گھر والوں کو یعنی والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن چونکہ میں اپنے خاوند میں کوئی برائی نہیں دیکھتی تھی اور انہیں نمازوں میں باقاعدہ پاتی تھی اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑوں گی اس لئے میں صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص فضل کیا۔ پہلے مخالفت میں کمی ہوئی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس میرے خواب میں آئے اور مجھے سمجھایا و رسچا ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ پھر عید الفطر احمدیوں کے ساتھ پڑھی وہاں دیکھا احمدی مرد اور خواتین الگ الگ جگہوں پر بیٹھے تھے جب کھانے کا وقت آیا تب بھی عورتیں اور مرد الگ الگ جگہوں پر کھانا کھانے لگے اس پر میرا دل اور بھی ایمان سے مضبوط ہو گیا کہ یہ کیسی جماعت ہے جو عورتوں کے حقوق اور پردے کا خیال رکھتی ہے۔ اس کے بعد میں نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

مالی سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ سکاسو ریجن کی ایک جماعت کلیلہ کے اندر دو خاندانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی جو ایک دوسرے کے لمبے عرصہ سے دشمن چلے آ رہے تھے احمدیت میں آنے کے بعد یہ دونوں خاندان بھائی بھائی بن گئے۔ اب اس جماعت میں ایک خاندان کے سربراہ صدر جماعت اور دوسرے کے نائب صدر ہیں۔ بڑے پیار اور محبت سے کام سرانجام دیتے ہیں۔

س: دعوت الیٰ اللہ میں روک ڈالنے والے کا انجام بیان کریں؟

ج: فرمایا! امیر صاحب مالی تحریر کرتے ہیں کہ ایک معلم مختلف گاؤں میں دعوت الیٰ اللہ کر رہے تھے۔ تو اس دوران ایک امام ان کے پیچھے اس گاؤں میں جا کر جماعت کے خلاف زہر اگلتا جہاں وہ دعوت الیٰ اللہ کے لئے جاتے۔ ایک گاؤں سے جب معلم صاحب پیغام حق پہنچا کر واپس آئے تو اگلے دن وہ امام اس گاؤں میں گیا اور جماعت کے خلاف خوب تقریر کی۔ اس نے گلے میں ایک چادر ڈال رکھی تھی۔ واپسی پر چادر مولوی کے موٹر سائیکل کے پیچھے ٹائر میں پھنس گئی جس سے وہ نیچے گر گیا اور بے ہوش ہو گیا اور لوگ اُسے اٹھا کر ہسپتال لائے جہاں وہ دو ماہ تک بے ہوش رہا۔ اب اس کی گردن مڑ نہیں سکتی۔ اس واقع کا اُس کے دماغ پر اثر ہے اور نیم پاگل سا ہو گیا ہے۔

س: ایک عالم دین کی امام جماعت کے حق میں گواہی بیان کریں؟

ج: فرمایا! مراگو ریجن نائیجر سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ 8۔اپریل 2014ء کو ایک عالم دین نے نیشنل ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی دعوت الیٰ اللہ کو سب (۔) علمائے دین کے لئے رول ماڈل قرار دیا اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اب تک کسی احمدی عالم سے نہیں ملا۔ لیکن میں نے اب تک ان کی جتنی دعوت الیٰ اللہ ریڈیو پر سنی ہے میں اپنے پورے ایمان سے کہتا ہوں کہ ان سے زیادہ خوبصورت انداز میں دعوت الیٰ اللہ میں نے آج تک نہیں سنی۔ اسی عالم دین نے یہ اعلان کیا کہ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کو کافر کہنے سے باز نہیں آتے میرا ان کے نام پیغام ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچے (مومنوں) کی جماعت ہے۔

س: خطاب کے آخر میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ہمارا کام ہے کہ دعائیں کرتے رہیں اور جس مقصد کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اپنے آپ کو اس حالت میں ڈھالیں جس میں اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔ کامیابی یقیناً حضرت مسیح موعود کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ ہے اور یہ ہوگی اور کوئی مخالف، کوئی روک اس کی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوسکتی ہر سال نہیں بلکہ ہر روز اس کے نظارے دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ یہ نظارے بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرم سلطان احمد خاں صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب محلّہ باب الابواب شرقی ربوہ آجکل طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ ان کے ڈائلیسز ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے طبیعت میں قدرے بہتری کے آثار ہیں۔ خون کی کمی بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ زاہدہ نجم صاحبہ ترکہ
مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ)

مکرمہ زاہدہ نجم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 10 بلاک نمبر 15 محلّہ دارالصدر برقبہ 5 مرلہ میں سے 4/32 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ زاہدہ نجم صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ رضوانہ نثار صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ماہر امراض گردہ ومثانہ

مکرم ڈاکٹر مظفر احمد چوہدری صاحب (یورولوجسٹ) ماہر امراض گردہ و مثانہ مورخہ 18 نومبر 2014ء سے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ وعلاج کریں گے۔ موصوف دو ہفتوں تک ہسپتال میں قیام پذیر رہیں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ مورخہ 18 نومبر 2014ء سے اپنی پرچی بنوا لیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15، 20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

24 نومبر 2014ء

12:35 am In-Depth
1:25 am Roots to Branches
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:20 am ایم ٹی اے ورائٹی
2:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
3:55 am سوال و جواب
5:05 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:15 am گلشن وقف نو
7:20 am Roots To Branches
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
8:55 am ریئل ٹاک
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:05 pm حضور انور کا انٹرویو 24 مئی 2013ء
12:30 pm روحانی خزائن کوئیز
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm فرنچ پروگرام ریکارڈنگ
9۔اپریل 1999ء
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
(انڈونیشین ترجمہ)
4:10 pm جامعہ احمدیہ کونشن قادیان اور ربوہ
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2009ء
7:10 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm جامعہ کونشن
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm حضور انور کا انٹرویو
11:55 pm روحانی خزائن کوئیز

25 نومبر 2014ء

12:30 am صومالیہ سروس
1:05 am اسلامی مہینوں کی تعارف
1:30 am راہ ہدیٰ
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2009ء
4:10 am جامعہ احمدیہ کونشن قادیان اور ربوہ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
5:55 am الترتیل
6:30 am حضور انور کا CBC Canada
کے ساتھ انٹرویو
6:55 am سیرت حضرت مسیح موعود
7:25 am کڈز ٹائم
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2009ء
9:10 am روحانی خزائن کوئیز
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
11:35 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:00 pm الف۔اردو
1:30 pm آسٹریلین سروس
2:00 pm سوال و جواب 21 جون 1996ء
3:10 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
(سندھی ترجمہ)
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm سپینش سروس
8:30 pm عصر حاضر
9:35 pm پریس پوائنٹ
10:40 pm یسرنا القرآن
11:05 pm عالمی خبریں
11:25 pm گلشن وقف نو

26 نومبر 2014ء

12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
(عربی ترجمہ)
1:30 am الف اردو
2:00 am پریس پوائنٹ
3:05 am عصر حاضر
4:05 am سوال و جواب
5:15 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
6:05 am یسرنا القرآن
6:30 am گلشن وقف نو اطفال الاحمدیہ
7:30 am الف اردو
8:00 am پریس پوائنٹ
9:00 am نور مصطفویؐ
9:15 am آداب زندگی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
1:05 pm حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ
سالانہ جرمنی 15۔اگست 2009ء
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
(سواحیلی ترجمہ)
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2009ء
7:10 pm بنگلہ پروگرام
8:15 pm دینی و فقہی مسائل
8:50 pm کڈز ٹائم
9:30 pm فیتھ میٹرز
10:35 pm الترتیل
11:10 pm عالمی خبریں
11:30 pm حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ
سالانہ جرمنی

☆......☆............☆

گمشدہ پنشن بک

مکرم وسیم احمد صاحب مکان نمبر 9 شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کی پنشن بک بازار سے دارالعلوم جاتے ہوئے کہیں گرگئی ہے۔ جن کو ملے خاکسار کو پہنچا کر یا اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

رابطہ نمبر: 0334-4033536

کار برائے فروخت
ٹویوٹا SE- Saloon آٹو میٹک
غلام عباس دارالبرکات ربوہ
0345-7599720
0334-6202486

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782, 0334-6365114

ربوہ میں طلوع و غروب 15۔نومبر	
طلوع فجر	5:12
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15 نومبر 2014ء

7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
8:25 am راہ ہدیٰ
10:00 am لقاء مع العرب
12:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 25 جولائی 2009ء
2:00 pm سوال و جواب
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
6:00 pm انتخاب سخن Live
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
11:25 pm حضور انور کا خطاب برموقع یوکے

گل احمد، نشاط، اتحاد، فردوس 2014/15 دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ
عمار سعید 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10